سلام

سید محمد مہدی تاثیرؔ اجتہادی

حسینؑ پیاسے ہیں زیرِ خنجر، فرات کا دل دہل رہا ہے
فلک پہ تارے لرز رہے ہیں، لہو زمیں سے ابل رہا ہے

حسینؑ کے رخ کا رنگ پیہم نفس نفس پر بدل رہا ہے
چراغ ان تیز آندھیوں میں نہ بجھ رہا ہے نہ جل رہا ہے

جلا رہے ہو خیام کیوں تم، عدو سے فرما رہی تھیں زینبؑ
زمینِ مقتل کا ذرہ ذرہ خود آگ کی طرح جل رہا ہے

جہاں کی تاریخ میں ملے گی نہ ایسی کوئی مثال تم کو
حسینؑ کے گھر کا بچہ بچہ جہادِ حق کو نکل رہا ہے

ہر ایک دور میں روشن رہے گا نام حسینؑ
دلوں میں ہوگا کبھی کم نہ احترام حسینؑ

کسی کو مل نہ سکی دو جہاں میں یہ عظمت
کہ دوشِ احمدؐ مختار ہے مقامِ حسینؑ

شہید دین کو دیتے رہیں گے اپنا لہو
کبھی نہ بدلے گا دنیا میں یہ نظام حسینؑ

جبیں نہ خم کرو باطل کے سامنے اپنی
یہی تھا کل، ہے یہی آج بھی پیامِ حسینؑ

نہ حوصلہ ترا اے چشمِ خوں فشاں نکلا
جو تیر دل میں ہے پیوست وہ کہاں نکلا

زمانہ ڈوب گیا میری چشمِ پرنم میں
ہر اشکِ غم مرا اک بحرِ بے کراں نکلا

کسی نے جب بھی کیا ذکرِ کربلا ہم سے
خیامِ شہؑ کی طرح قلب سے دھواں نکلا

سلام

ڈاکٹر سید رضا حسین صاحب رمزؔ سفینہ کامپلیکس، نیپیر روڈ، لکھنؤ

ہرگز نہ دل لگاؤ دنیا کے تم مکاں سے
جانا تمہیں وہیں ہے آئے ہو تم جہاں سے

کچھ بات ہی ہے ایسی صدیاں گذر گئیں ہیں
نام حسینؑ لیکن مٹتا نہیں جہاں سے

تاریخ ڈھونڈھ مارا ملتا نہیں کہیں بھی
کربل سا سانحہ میں لاؤں تو پھر کہاں سے

شبیرؑ کے مراتب گر جاننا ہیں، پوچھو
قرآں کی آیتوں سے، پیغمبرؐ زماں سے

کچھ سہمے سے عدو ہیں کچھ رو دیئے یکایک
اک بے زباں نے آخر کیا کہہ دیا زباں سے

دل رمزؔ کا ہے یارو! غمخانۂ حسینی
ظاہر ہے یہ قلم سے، آنکھوں سے اور زباں سے